افکار و آراء

پچھلے دنوں جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے نصاب پر دارالعلوم دیوبند کے ادبی اور دینی ماہنامے "دارالعلوم" میں ایک تبصرہ شائع ہوا ہے۔ اہل علم اور اصحاب درس و تدریس حضرات کے افادے کے لئے یہ تبصرہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

مغربی پاکستان کی سابق مسلمان ریاست بھاولپور میں "جامعہ عباسیہ" ایک پرانی اسلامی درسگاہ تھی۔ جسے اب "جامعہ اسلامیہ" کا نام دے کر نئے انتظامات اور نئے ارادوں کے ساتھ جدید شکل دی گئی ہے۔ نئے انتظامات کے ماتحت جامعہ نے اپنا نیا نصاب تعلیم مقرر کیا ہے۔ جس میں قدیم و جدید علوم کو باہم جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جامعہ نے اپنی تعلیم و انتظامات کا جو خاکہ شائع کیا ہے اگر یکسوئی اور شغف و محنت کے ساتھ اس خاکہ میں عملی رنگ بھرنے کی کوشش کی گئی اور جامعہ کے ارباب انتظام نے مسلمانوں کی نئی نسلوں کی تعلیم و تربیت سے متعلق اپنے فرائض کو محسوس کیا تو کوئی وجہ نہیں کہ اس جامعہ کے فضلا قدیم و جدید علوم کے جامع اور ملت اسلامیہ کی موجودہ نسل کے بعض شفا بن سکیں۔

مولانا جمیل الدین صاحب فاضل دیوبند کنٹرولر آف ایگزامنیشن نے جامعہ کے نصاب اور لائحہ عمل کی ایک ایک کاپی ہمیں بھی اس خیال سے بھیجی تھی کہ ہم اس پر اپنی رائے ظاہر کریں۔ ہمارے محترم مولانا ظفیر الدین صاحب نے احقر اور دوسرے حضرات سے مشورہ کے بعد جامعہ کے نصاب اور لائحہ عمل پر ذیل کی مختصر تحریر میں اپنی رائے ظاہر کی ہے۔ امید ہے کہ جامعہ کے ارباب انتظام ذیل میں پیش کردہ مشورں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو حضرات جامعہ کے نصاب اور لائحہ عمل کو دیکھنے کے خواہش مند ہوں وہ مولانا جمیل الدین احمد صاحب سے جامعہ اسلامیہ بھاولپور (مغربی پاکستان) کے پتہ پر رجوع فرمائیں۔

(سید محمد ازہر شاہ قیصر)

خاکسار نے جامعۂ اسلامیہ بہاولپور کا تعارف، نصاب تعلیم، داخلہ فارم کا بغور مطالعہ کیا، جامعہ اسلامیہ بہاولپور جن مقاصد کو لے کر سامنے آیا ہے، وہ پوری ملت اسلامیہ کے لئے باعث مسرت ہے۔ جن چیزوں کی کمی بری طرح کھٹکتی تھی، پاکستان میں بہاولپور نے ان کی تلافی کے لئے جس عزم کے ساتھ قدم اٹھایا ہے، اس کے لئے ارباب جامعہ مستحق مبارک باد ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے حوصلوں میں بلندی، ارادے میں پختگی اور عمل میں سرگرمی عطا فرمائیں۔

جامعہ کے مقاصد یہ بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ علوم اسلامیہ کا مطالعہ، تحفظ اور اشاعت

۲۔ طلبہ کو اس انداز سے تعلیم دینا کہ وہ دین و دنیا دونوں کی نعمتوں سے سرفراز ہو سکیں۔

۳۔ ساتھ ہی ان میں ایسی وسیع النظری پیدا کی جائے کہ وہ جدید طبعی اور معاشرتی علوم کی روح اور طریق کار کو سمجھنے اور سمجھانے کے قابل ہو جائیں۔

۴۔ سیاسیات سے بلند رہ کر تحقیق اور خدمت دین میں مصروف رہنا۔

۵۔ محکمۂ اوقاف کیلئے ایسے علماء فراہم کرنا جو محکمہ کی گوناگوں ضروریات کو پورا کر سکیں۔

۶۔ عام اسکولوں اور کالجوں میں اسلامیات کی تعلیم کے لئے جن اساتذہ کی ضرورت ہے ان کی فراہمی میں جامعہ مدد دے گا۔

۷۔ ایک تعلیمی ادارہ کا اصل کام طلبہ کی ذہنی، علمی، اخلاقی اور روحانی تربیت ہے۔ جامعہ اسلامیہ میں یہ حقیقت پوری طرح پیش نظر رکھی گئی ہے۔

اس کے علاوہ لائحہ عمل کے تحت اس کی وضاحت بھی موجود ہے۔

۱۔ اساتذہ بھی اچھے سے اچھے حاصل کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

۲۔ طلبہ بھی منتخب اور محدود تعداد میں ہوں گے۔

۳۔ نصاب کی تشکیل میں قدیم اور جدید کی بہترین خوبیاں اخذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۴۔ اہم تعلیمی تجربہ کے لئے مناسب اسلامی ماحول تیار اور مہیا کیا جائے گا۔

۵۔ جہاں اسلامی اخلاق اور اسلامی طرز زندگی پر زور ہو گا۔

۶ ۔ ہر ممکن کوشش اس امر کی ہو گی کہ ادارہ وسیع المطالعہ، وسیع النظر، سچے مسلمان اور

سچے پاکستانی علماء کی تربیت کر سکے۔ یہ مقاصد ان تمام ارباب فضل و کمال اور اصحاب فکر و نظر کے نزدیک لائق تحسین و ستائش ہیں جن کی انگلیاں زمانہ اور رفتار زمانہ کی نبض پر رہتی ہیں، اور جو اپنے دلوں میں ملّت اسلامیہ کی سربلندی و اشاعت کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔

اتنے اہم کام کی انجام دہی کے لئے جن اساتذہ اور علماء کا انتخاب عمل میں آیا ہے ان کی فہرست پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ارباب جامعہ نے پوری بصیرت و دور اندیشی سے کام لیا ہے۔ قدیم و جدید دونوں علماء اس فہرست میں نظر آتے ہیں۔ اساتذہ کے انتخاب میں خالص علمی فکر کارفرما ہے جس کی آج کل بے انتہا کمی محسوس ہوتی ہے۔ جدید تعلیم یافتہ حضرات اور قدیم علوم شرقیہ کے ماہرین میں دن بدن جو بُعد بڑھتا جا رہا ہے، اور جو نتائج کے اعتبار سے بہت زیادہ مہلک ہے، انشاءاللہ جامعہ کے طرز تعلیم، اساتذہ اور نصاب سے یہ بُعد بتدریج ختم ہو جائیگا۔

اس بات سے بے حد مسرت ہوئی کہ ارباب جامعہ کمیت سے زیادہ کیفیت پر نظر رکھنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اگر انہوں نے اس پر پوری پختگی دکھلائی تو جامعہ کی سعی اور جد و جہد انشاءاللہ نتیجہ خیز ثابت ہوگی اور جو مقاصد پیش نظر ہیں، ان میں کامیابی یقینی بن جائیگی۔

داخلہ کے لئے جو شرائط ہیں وہ بھی مناسب ہیں۔ قواعد میں غالباً نظر کی چوک کی وجہ سے کہیں کہیں ناہمواری سی نظر آئی۔ مثلاً داخلہ جن درجات میں ہو سکیں گے ان میں درجۃ الاجازہ کا صرف سال اول بتایا گیا مگر تفصیل میں سال سوم میں داخلہ کی شرط بھی بیان کی گئی ہے۔ (تعارف صفحہ ۱۵)

توسیعی مشاغل کا سلسلہ بھی پسند آیا۔ تجربات کی روشنی میں حسب ضرورت مناسب تغیر و تبدل بھی ہوتا رہے تو اچھا ہے۔ مجلۃ الجامعہ کا اجراء بھی ہر طرح انشاءاللہ مفید ثابت ہوگا اور اس کے ذریعہ طلبہ اور اساتذہ میں علمی ذوق کی پرورش کا بہترین سامان مہیا کیا جا سکتا ہے۔ مختلف درجات کے لئے جامعہ نے جو وظائف مقرر کئے ہیں وہ بھی مناسب ہیں۔ درجۃ التخصص کے لئے سو روپے ماہانہ اور نیچے درجوں کے لئے پچاس یا طعام و قیام کا نظم۔ تعطیلات کے خانے میں یہ بات اجنبی سی معلوم ہوئی کہ رمضان کے بجائے گرمی کی چھٹی رکھی گئی۔ گو موسم کی شدت کے باعث ایسا کرنا کچھ زیادہ غیر مناسب بھی معلوم نہیں ہوتا۔

نصاب پر نظر ڈالی نصاب بڑی حد تک ٹھیک ہے مگر پھر بھی کہیں کہیں ناہمواری نظر آئی ممکن ہے کہ آئندہ تجربے سے وہ کمی بھی دور ہو جائے۔ گو موجودہ دور میں نصاب سے زیادہ اساتذہ کرام کی علمی مناسبت، لیاقت، تعلیم و تربیت اور طلبہ عزیز کی محنت و شوق کو علمی ترقی کے منازل طے کرنے میں دخل ہے، صرف نصاب کے رد و بدل سے کبھی بھی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک اساتذہ اور طلبہ کی توجہ جیسی چاہیئے نہ ہو۔

چھٹی جماعت میں ہماری قرأۃ الرشیدہ، اور معلم الانشاء حصہ اول کے بعد ساتویں سال ترجمہ الم کچھ مناسب نہیں کیونکہ طلبہ ترجمہ میں دلچسپی نہیں لے سکیں گے۔ تیسیر القرآن کے نام سے مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی بہاری کا ایک رسالہ ہے۔ جس میں قرآن کے تمام مفرد و مرکب الفاظ ایک سلیقے سے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ پہلے یہ رسالہ پڑھا دیا جائے، پھر ترجمہ رکھا جائے تو بہت بہتر رہے گا۔ اور طلبہ بہت شوق سے ترجمہ پڑھ سکیں گے۔ منیۃ المصلی کی جگہ نور الایضاح ہوتی، اور نور الایضاح کی جگہ قدوری ہوتی تو بہتر ہوتا۔ اس کا فائدہ یہ بھی ہوتا کہ دسویں جماعت میں قدوری کی جگہ ھدایہ جلد اوّل رکھ دی جاتی، اور گیارہویں سال کی جگہ ہدایہ جلد ثانی اصحاب درس و تدریس خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہدایہ کس پایہ کی کتاب ہے۔ اور اس سے طلبہ میں غیر شعوری طور پر غور و فکر اور استنباط و استخراج مسائل کی کیسی استعداد پرورش پاتی ہے اور عبارت شرح وقایہ سے بہت آسان اور واضح ہدایہ اولین کو نظر انداز کر دینا نصاب کی ایسی خامی ہے جس کی تلافی ممکن ہی نہیں۔ یہ ایک کتاب ایسی ہے جو ذہین و ذکی طلبہ کے جوہرِ خوابیدہ کو جھنجھوڑ کر بیدار کر دیتی ہے، اور فہم و دانش کے گوشہ کو ضیا بخشتی ہے۔

جلالین نصف اول کے ساتھ تلخیص الاتقان نامی رسالہ رکھنا بہت مناسب ہوگا تاکہ طلبہ روشنی میں چل سکیں بیضاوی کے ساتھ التبیان لبعض المباحث المتعلق بالقرآن پڑھائے جائیں۔ یہ ایک بہترین رسالہ ہے اساتذہ مطالعہ کر کے اس کی تصدیق کر سکتے ہیں، کتاب ذرا لمبی ہے اس کے ضروری مباحث پڑھائے جائیں درجہ التخصص حدیث میں مطالعہ کے اندر حضرت علامۃ العصر محدث جلیل حضرت فضیلۃ الشیخ مولانا انور شاہ کشمیری کی امالی فیض الباری معارف السنن، اور العرف الشذی جیسی کتابیں ضرور رکھنی چاہئیں تاکہ طلبہ میں احادیث کی تطبیق اور حدیث کی روح تک پہنچنے کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا طرز تدریس محققانہ و محدثانہ اور خالص عالمانہ ہے۔ درجۃ التخصص کے طلبہ کو ان کتابوں کے مطالعہ سے بڑا فائدہ ہوگا۔ اسی طرح درجۃ التخصص فقہ و قانون میں حضرت نانوتوی کے چھوٹے چھوٹے رسالے اور مکتوبات کا مطالعہ بھی بے حد مفید رہے گا۔

ان رسائل کے مطالعہ سے قانون کی گہرائی تک پہنچنے میں استعداد کو قوت و جلا حاصل ہوگی یہ رسائل گو اردو یا فارسی میں ہیں مگر ان میں جو طرز فکر ہے وہ ہر طرح دوررس نتیجہ خیز اور طرز استدلال میں نشان راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ نصاب مجموعی طور پر مناسب خوش گوار اور بہتر ہے۔